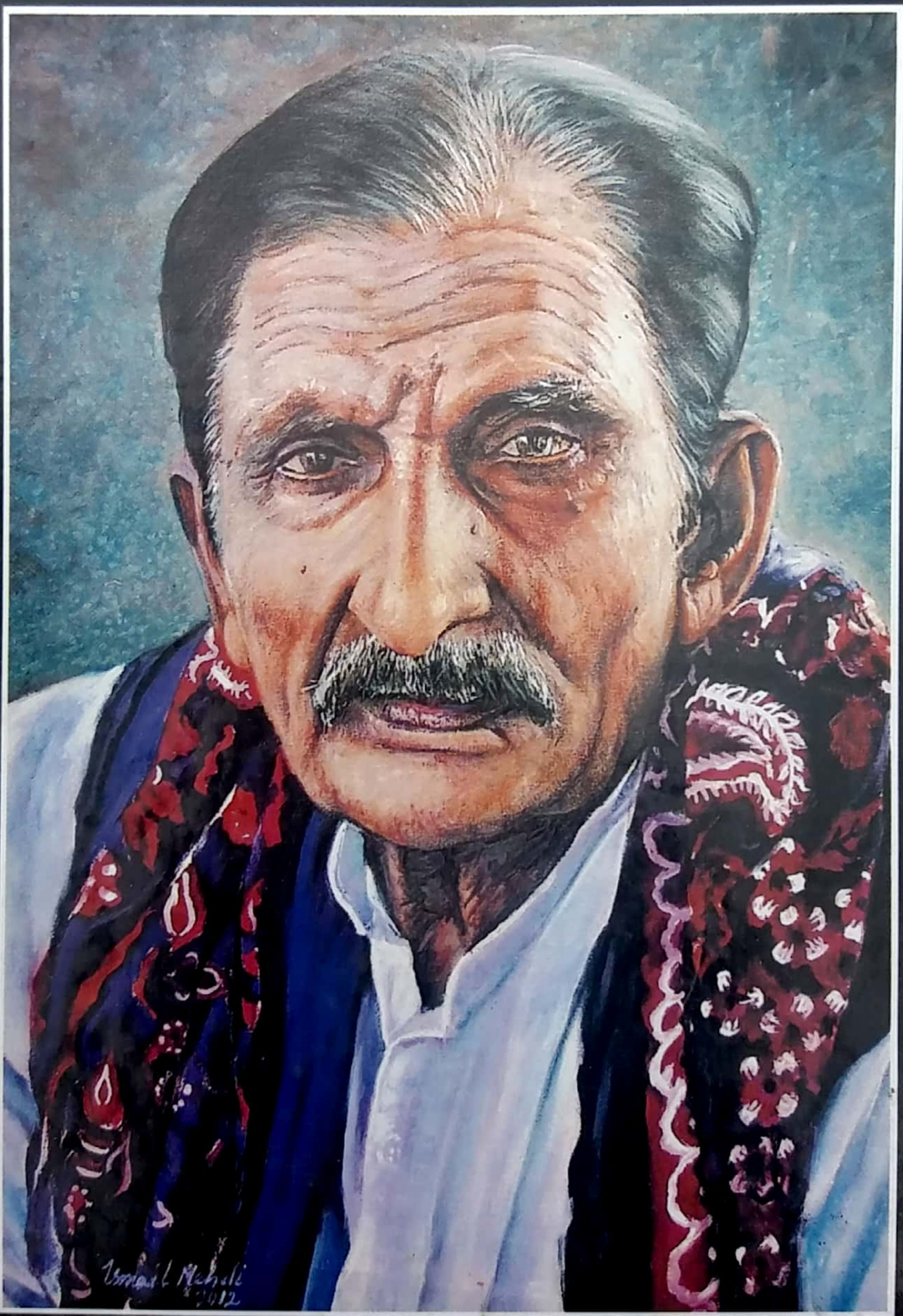
دیوانِ بے خود



ایاز فقیر سہروردی

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد

کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم

انک حمید مجید

اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد

کما بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم

انک حمید مجید

دیوانِ بےخود

ایاز فقیر سہروردی

AYAZ ACADEMY

نام کتاب   دیوانِ بے خوؔد

شاعر   ڈاکٹر ایاز احمد ایاز سہروردیؒ (26 جون 2008-1935)

جھوک ایازؔ موضع بمبہ شہید نزد احمد پور لمہ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان

پیدائشی نام، مقام، دیگر کوائف   محمد شفیع ولد محمد رمضان خان قوم ملانہ بستی محمود صحابہ

تحصیل صادق آباد ہومیو پیتھ، ریٹائرڈ قانونگو، بی اے

اشاعت اول 2013

سُر ساز :اصغر علی وردی قوال 03008772469، طبلہ: فیاض/ دیوان علی

پورٹریٹ: اسمٰعیل مہدی

ٹائٹل اور انتساب کی خطاطی : الٰہی بخش مطیع

ترتیب، اہتمام، کتابت: ڈاکٹر شفیق سہروردی

طباعت: شرکت پریس لاہور

قیمت : 150 روپے

ناشر: ایازؔ اکیڈمی جھوک ایاز صابر آباد حسن ابدال ضلع اٹک پاکستان

تقسیم کار

اعجاز حسین سہروردی جھوک ایازؔ بمبہ شہید تحصیل صادق آباد فون 03136735439

رفیع الدین ایازؔ سہروردی جھوک ایازؔ گلی ۳ فرید کالونی صادق آباد فون 03327290362

ڈاکٹر شفیق سہروردی جھوک ایازؔ صابر آباد حسن ابدال پاکستان فون 03215258809

اِنتسابؒ

بحضُور
جلوۂ جاناںؒ
باباکالاُخانؒ

خُدا جانے کہاں سے جلوۂ جاناں کہاں تک ہے
وُہیں تک دیکھ سکتا ہے نظر جس کی جہاں تک ہے
بیدؔم وارثی

جھوک ایاز

مر مٹے ہم تو کھلے سارے دریچے راز کے
سب تیرا طرفہ تماشا میرے بُت خانے میں ہے

آیاز سہروردی

ترتیب

(حصہ اول۔ سرائیکی)

حصہ دوم ۔ اردو

چند وضاحتیں

ڈاکٹر ایاز سہروردیؒ 1972 میں حضرت نبی احمد ناز سہروردیؒ کے مرید ہوئے۔ ناز سرکارؒ 1923 میں پیدا ہوئے۔ 21 نومبر 1957 میں فوج سے ریٹائرڈ ہوئے۔ 1993 میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار چک نمبر 103 ج ب برنالہ شریف ضلع فیصل آباد میں ہے۔ بعد وصال آپ کے بیٹے میاں شفیق سہروردی اور میاں شکیل سہروردی سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ ناز سرکارؒ نے ایک لاجواب کتاب صلوٰۃِ دائمی تحریر فرمائی۔ آپ باکمال شاعر بھی تھے۔

☆ سخی عبداللہ شاہ قلندر سہروردیؒ (1807-1967) ناز سرکارؒ کے والد و مرشد تھے۔ آپ کا مزار برنالہ شریف میں ہے۔ آپ نے کتاب عین الفقراء تصنیف کی۔ اے ایچ طپش نے الہامِ سحر کے نام سے آپ کے حالاتِ زندگی لکھے۔ الہامِ سحر میں حضرت عبداللہ شاہ قلندرؒ کے مُرشد مہر علی شاہ قلندر سہروردیؒ (وصال 1932 مزار فیصل آباد) اور مہر علی شاہ قلندرؒ کے مُرشد معظم شاہ قلندرؒ سہروردی مزار جلیاری معظم شاہ براستہ کلیام شریف ضلع راولپنڈی کا بھی تذکرہ شامل ہے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت معظم شاہ قلندرؒ نے 1874 کے لگ بھگ وصال فرمایا۔ معظم شاہؒ کے مرشد روشن علی شاہؒ کا مزار یونین کونسل کلیام تحصیل گوجر خان میں ہے۔ سید شاہ چن چراغ مشہدی ولد سید شاہ ملوک سید کسراں گوجر خان میں پیدا ہوئے مزار محلّہ شاہ چن چراغ نزد صرافہ بازار راولپنڈی میں ہے۔ ☆ حضرت شاہ عنائیت ولیؒ/عنایت ولائیت، آپ شاہ چن چراغ کے مرشد اور رشتہ دار تھے، اپراڈہ عیدگاہ روڈ مظفر آباد آزاد کشمیر میں آپ کا روضہ مبارک موجود ہے، آپ بھی سید کسراں کے تھے۔ ایک روایت یہ ہے کہ آپ اپنے والد کے مرید تھے ☆ سید مرتضٰی بخاری آنند شاہؒ (1590-1662) رودِ کوثر کے مطابق سید مرتضٰی بریلی کے رہنے والے تھے۔ والد کا نام

سید حسن اور مرشد کا نام سید عبدالرزاقؒ تھا۔ سید حسن ترکِ وطن کر کے مرشد آباد چلے آئے۔ سید مرتضیٰ اس ضلع کے تھانہ جنگی پور کے ایک گاؤں بلیا گھاٹ میں پیدا ہوئے۔ بنگالی ویشنوی گیتوں کی ایک کتاب اور دوسری یوگ قلندران سے منسوب ہے۔ فارسی میں بھی شعر کہتے تھے۔ سماع اور موسیقی کے دلدادہ تھے (رودِ کوثر، شیخ اکرام صفحہ 519)۔ اس طرح یہ سلسلہ سید مُرتضیٰ آنند شاہؒ سے ہوتا ہوا حضرت شہاب الدین سہروردیؒ سے جا ملتا ہے۔ شجرہ میں شامل بزرگان کے حالات سے متعلق برادرم اعجاز حسین سہروردی کی فرمائش کو پورا کرنے کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے۔ جن کے حالات درج نہیں ہو سکے اُسے میری کوتاہی اور کم علمی پر محمول کیا جائے۔ دیوانِ بے خود کا انتساب سائیں ایازؔ سہروردیؒ کے ہم مجلس صوفی اور عارفِ کامل محمد یمین خان چشتیؒ المعروف کالا خان باباؒ تکیہ نخی آباد حسن ابدال کے نام کیا گیا ہے۔ معلومات کی فراہمی میں افتخار قادری، سید محسن رضا کاظمی مشہدی، حسن نواز شاہ اور فہرست کی کمپوزنگ میں افتخار علی/ دوست علی کا شکر گزار ہوں۔ ناشر

ایاز احمد ایازؔ سہروردی

صوفی، شاعر، مترجم، محقق۔ افسانہ نگار اور اقبال شناس ایازؔ سہروردی ضلع رحیم یار خان کی ایک چولستانی بستی محمود صحابہ میں 1935 میں پیدا ہوئے۔ پیدائش پر محمد شفیع نام رکھا گیا۔ ادب کی دنیا میں ایازؔ سہروردی کے نام سے مشہور ہوئے۔ ابتدائی تعلیم بستی کے مدرسہ سے حاصل کی اور میٹرک سے بی اے تک کے امتحانات پرائیویٹ امیدوار کی حیثیت سے پاس کئے۔ ادب و حکمت کے معاملہ میں متعدد شخصیات سے فیض یاب ہوئے۔ جن میں عنایت خاتون، بخت فقیر، احسان دانش، بشیر ظامیؔ بہاولپوری، پروفیسر ڈاکٹر مختار عزمی، حضرت سلطان بالا دین اویسی اور حضرت نبی احمد نازؔ سہروردی کے نام نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ راگوں سے آشنائی رکھتے تھے سو حمید خان ستار نواز، رحیم بخش خاں سولنگی اور اعجاز فاروقی کا نام ادب سے لیتے تھے۔ مختلف موضوعات پر انیس کتابیں تحریر فرمائیں۔ 2001-02 میں حکومتِ پاکستان کی طرف سے افسانہ نگاری کے ضمن میں ایوارڈ کے مستحق ٹھہرائے گئے۔ اگر انہیں سرائیکی زبان کا پہلا افسانہ نگار بھی قرار دیا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ 1966 میں افسانہ نگاری کی ابتداء کی اس سے قبل سرائیکی افسانے کا نشان نہیں ملتا۔

دیس پردیس کے متعدد شاعروں اور افسانہ نگاروں کی تخلیقات کو اردو اور سرائیکی میں منتقل کیا۔ علامہ اقبال کے حوالے سے خاصا کام کیا۔ شکوہ جوابِ شکوہ کا پہلا منظوم سرائیکی ترجمہ انہوں نے کیا۔

سرائیکی زبان کی صوفیانہ شاعری میں ایازؔ سُہروردی کا نام معتبر حوالہ ہے۔ 2004 میں شاعری کے سلسلہ میں میر کلاں ادبی ایوارڈ سے نوازے گئے۔ سرائیکی شاعری میں مورن، مول، سسّی کی نئی طرز متعارف کروائی۔

اپنے مرشد حضرت نبی احمد ناز سُہر وردی(1993-1923) کے ملفوظات پر مشتمل کتاب ''یہ باتیں تیری'' ان کی زندگی میں شائع ہونے والی آخری کتاب تھی۔ اس کی اشاعت کے چھ ماہ بعد 26 جون 2008 کو اس جہانِ فانی سے کُوچ فرما کر چاہنے والوں کی ایک کثیر تعداد کو سوگوار کر گئے۔

ڈاکٹر شفیق سہروردی
مہتمم ایاز اکیڈمی جھوک ایاز صابر آباد حسن ابدال
فون نمبر 0321-5258809

19 دسمبر 2012

حصہ اول

(سرائیکی)

جنکوں انگور دی شراب نی لگدی
اوں کوں مستی شراب نی لگدی

کیا پڑھیسی تساڈے مکتب وچ
جیکوں ہے، دل دی کتاب نی لگدی

کون آکھدے ایاز نیناں دی
حور ڈسدی تے شباب نی لگدی

ایاز مستوئی دا قلم خود

نبی احمد حق سرکار سائیں برنالے دا
میڈا اج تیڈا دیدار سائیں برنالے دا

چڑھی پیت پرم دی مستی ، تھئے وعدے روز الستی
پچھیں کُن فیکونی اظہار ، سائیں برنالے دا

گھت گھونگھٹ آیا ڈھولا ، میں بھر دی آں گھڑی گھڑولا
ایہو قالو بلیٰ اقرار ، سائیں برنالے دا

واہ حسن ازل دے چالے ، کتھ سوہنی کتھ مہینوال اے
لا جھوک چناں دے پار ، سائیں برنالے دا

کتھ لیلیٰ جوڑ بہانہ ، کتھ قیس غریب دیوانہ
کتھاں پنل بروچل یار ، سائیں برنالے دا

کتھ ہیر کنھائیں رانجھا ، ریہا چوچک نال وی سانجھا
پا جوگ وجلیندا تار ، سائیں برنالے دا

کتھ گرد کھتائیں چیلا ، کتھ ہجر کھتائیں میلا
کتھاں مست قلندر یار ، سائیں برنالے دا

جہیں پیتا عشق پیالہ ، بھرمُوتو انت والا
پچھیں کھُلدن بھیت اسرار ، سائیں برنالے دا

جہڑا جیندے جی نہ مردا ، کیا جانْے بھیت فقر دا
اُو ظالم دنیا دار ، سائیں برنالے دا

کر بند ایاز اگاہیں ، نہ سمجھاں ڈینْ سیالیں
کتھ گُل کھتائیں خار ، سائیں برنالے دا

پیا ناز شہباز میرے جانیاں
نچ نچ کے میں تینوں وے منانیاں

سائیں شفیق تے شکیل دلدار نے۔ کردے طالباں نال پیار نے
ڈھولے شہنشاہ ناز دیاں نشانیاں

لگا اج انا سوہنا میلا میرے پیر دا۔ میرے آقا میرے پیر دستگیر دا
کھلا لنگر تے ہیو یاں مہربانیاں

تیرے دوارے آیا جو سوالی اے۔ گیا تیرے دربار توں نہ خالی اے
سن بیریاں دی دکھیاں کہانیاں

رکھیں لاج میرے سوہنے آپ آیاز دی۔ میں وی باندڑی آں تیئں سوہنے ناز دی
برنالے تیری نگری تے آ نیاں

برنالہ شریف بموقعہ عرس مبارک 9/17 1999 بروز جمعۃ المبارک پڑھی گئی

ہک ڈینہہ احمد ناز پیارے نظر کرم فرمائی
کھول کتاب قلوب مُصفیٰ تختی الف پڑہائی
ڈوجھی تختی لام کنوں لولاک لما ڈسلائی
تریجھی تختی میم کنوں سائیں صورت پاک ڈکھائی
الف لام تے میم دی مرشد عمدہ بات ڈسائی
زیر زبر نہ شداں مداں جوڑتے پیش نہ کائی
پچھیں کنڈ میڈی تے مرشد تھپکی آپ لگائی
شفقت نال تبسم کرتے مرشد نظر ملائی
دیداں نال ملا کر دیداں شوق شراب پلائی
مدہوشی دے اندر ہادی کُن دی سیر کرائی
نو کروڑ تے نو لکھ صدیاں صد شمار نہ کائی
ساگی بے رنگ دیس گھدایا عدم کنوں اگوائی
نہ وشوں نہ وستی نظری نہ سختی نرمائی
نہ کوئی شور شرابہ ڈِٹھم نہ کوئی رشنائی

شمس قمر نہ لیل ڈہاڑی نہ چاڑھی نہ لاہی
نہ ماسم نہ سردی گرمی نہ آبی سردائی
نہ کوئی خاک نہ باد نہ آتش نہ مخلوق نمائی
نہ بندہ نہ دھندہ کوئی نہ ماسی نہ مائی
نہ کوئی مندر مسیت شوالا نہ آدم دی جائی
نہ پرنا نہ مرنا کوئی نہ ماسی نہ مسائی
آدم دا گِل گارا نہ ہا نام نمود نہ کائی
عدم کنوں وی پہلے بیشک ذات الٰہی ہائی
ہک حقیقت احمد والی وچ حدیثاں آئی
نور محمد سرور توں رب خلقی کُل خدائی
لام لہوتی گلیاں دی سائیں ساری سیر کرائی
سیر کنوں کر سیر طبیعت کنڈ کنوں ہتھ چائی
ہوش ڈِوا تے ہادی میڈے ونڈ وجود ڈسائی
ہتھاں نال پلائے ہادی بار ہاں پاک پیالے
کڑے کلابے دست پوائے صمٌّ بکمٌ والے
مرشد نے طوفان چڑھایا چاتم قلم اُبھالے
ترت قلم چا پوتھی لکھیم حرف حروف برالے

مرشد ہادی ناز پیارا جھوک وسیے برنالے
چارے پوتھیاں آپ لکھایاں جوگیؔ مست موالے
آیاز فقیر انارا کیتا کاغذ کیتے   کالے
سنوؔ آیاز دی پوتھی صوفی صاف قلوباں والے

ہک ڈینہہ میڈے مرشد میکوں مُوتوُ اَنتَ والا
اپنے ہتھیں نال پلایا بھر بھر زہر پیالا
کر بے ہوش تے ہوش ڈِوایا جیوے مرشد شالا
دہن مبارک اپنے والا بخشا پاک نوالا
کھاوݨ نال کھلیاں نو دیداں لہہ گیا موتی جالا
لامکانی سیر کرائیس کھول اندر دا تالا
چوڈاں طبق ڈِٹھوسے اندر، مندر مسیت شوالا
کُن فیکونی دیس ڈِکھایا عرش بریں تے بالا
بے خود مرشد جیوے شالا ناز نوازاں والا

ہے علم فقط ہک نکتہ ، ہے مولا علی دا گفتہ

ہے سکھڑاں علم کتابی ہے قیل و قال ثوابی
پا ڈیوے خوف عذابی رکھے طالب کوں نہ پختہ

ایہو نکتہ پاک علی دا وچ لا الہ پوشیدہ
تھی گرو دا وچ گرویدہ پچھ گرو کنوں ایہو نکتہ

کئی پچ اگوں پئے سڑدے کئی تسبی مالا پڑھدے
نہ دامن گرو دا پھڑدے پئے مغز کھپاون مختہ

تو چاہے بنوں دھن ونتا بنوں پیر تے تھیوے منتا
بن عشق نہیں کجھ بنتا تھی عشق میں پہلے کشتہ

پڑھ الف لام تے میمی ایہا مصحف پاک قدیمی
سٹ فخر اتے خود بینی تھی عاجز وانگ زمینی
پچھیں جی سدا ست پشتہ

سب آہدن اللہ والے، سٹ قیل مقال مقالے
کر یار دے جند حوالے، لہا پری دے دوشالے
ٹھپ میں دا بَستہ بُستہ

ہے وِرد وظیفہ چسکی پئی پِینہہ پِینہہ خلقت تھکی
نہ گُرو دی صورت پکی رہ ہر جا دلبر تکی
تھی بے خود عشق اچ کشتہ

کئی مچ نال تے سینہ ساڑن، نہ عشق اڑاہ اڑایا بھیت نہ پایا
کئی گھون مُنا، پا کالے وگے، شان انسان ونجایا بھیت نہ پایا
کئی ناساں مارتے ناس تھئے کنہاں بکھ مر پیٹ سکایا بھیت نہ پایا
جنہاں ڈوہیں جہان نہ وارڈتے انہاں بےخود جنم گوایا بھیت نہ پایا

میں بلبل عرش مکانی آں ، میں لاہوتی لاثانی آں
آدم کیئں جد اساڈی ، غوث قطب نہ حد اساڈی
کون اکھیندے فانی آں
میں بلبل عرش مکانی آں
مندر مسیت قیام نہ ساڈا ، دین دھرم نے نام نہ ساڈا
نہ پیر فقیر گیانی آں
میں بلبل عرش . . .
لامکانی جھوک اساڈی ، آدم شودا پوکھ اساڈی
میں جوگی تے سیرانی آں
میں بلبل عرش . . .
مرشد احمد محل پہ چڑھایا ، کن فیکونی راز ڈسایا
میں شاکر تے شکرانی آں
میں بلبل . . . .
گیتا وید کہانی کیئنم ، سندھی تے ملتانی کیئنم
میں اصل کتاب حقانی آں
میں بلبل . . .
ایاز علی پی زہر پیالے ، مولو قتل انت والے
باقی سر سبحانی آں میں بلبل عرش مکانی آں

بزبان سندھی ایک ہی شب دونوں کا نزول ہوا

مُوں سرا سرار سبحانی آھیاں
لاہوتی لاثانی آھیاں

آدم پچون جد اساہنجی غوث قطب نہ حد اساہنجی
لوک پچون تھافانی آھیاں مُوں سر اسرار سبحانی . . .

مڑھی مسیت مقام نہ مُوہنجو نالو ہرہر نام نہ مُوہنجو
نہ جوگی جگیانی آھیاں مُوں سرا سرار . . . .

لامکانی دیس اَسا ہنجو اُجکل آدم ویس اساہنجو
آڈوتی سیلانی آھیاں مُوں سرا سرار . . . .

دھنی اسانجو پاک حضوری علم پڑھایو دل جو نوری
احمد سئیں جو ڈانی آھیاں مُون سرا سرار . . . .

نہ گیتا موں ہندوانی آھیاں سندھی نہ ملتانی آھیاں
خاص کتاب روحانی آھیاں مُوں سرا سرار . . . .

ایاز علی پی زہر پیالے مُونتوا انتموتو واسے
واقف راز حقانی آھیاں مُوں سرا سرار . . . .

میں سگ در ناز قلندر ہاں
بھانویں لوکاں کانڑ مچھندر ہاں

الف لام تے میم وی میں ہاں
ک ص تے جیم وی میں ہاں

سمیع بصیر علیم وی میں ہاں
لاریب فیہ سمندر ہاں

ف فسجدُ لِل مَلائک وی میں ہاں
لا اُقسم دے لائق وی میں ہاں

ونفخۃ فی وچ فائق وی میں ہاں
حاضر ناظر غائب وی میں ہاں

جُرم نصوحا تائب وی میں ہاں
میں ذوالقرنین سکندر ہاں

آلا صورت شان وی میں ہاں
یٰسین تے الرحمٰن وی میں ہاں
قاری آیت قرآن وی میں ہاں
میں بانگ بلال تے منبر ہاں
رنگ وی میں بے رنگ وی میں ہاں
مست ملنگ اٹنگ وی میں ہاں
پا رنگ وچ ڈھیندا ابھنگ وی میں ہاں
بݨ ویندا آپ مچھندر ہاں
وید وی میں تے روگ وی میں ہاں
رانجھݨ جوگی جوگ وی میں ہاں
بݨ قیس تے بھوگیا بھوگ وی میں ہاں
میں ظلم زور آور خنجر ہاں
کوڑ وی میں اسلام وی میں ہاں
خُم صُراحی جام وی میں ہاں
حافظ عمر خیام وی میں ہاں
بن باسی تے کرشن چندر ہاں

رمز کنایہ راز وی میں ہاں
مرشد احمد ناز وی میں ہاں
بے خود سوز تے ساز وی میں ہاں
کدڑاں دیوی داس دا مندر ہاں

میں نے اس کو پڑھ کر کچھ وضاحت چاہی - فرمایا "رات نصف شب بعد خواب میں چلا گیا۔ دیکھا کہ مرشد پاک سمجھا رہے ہیں کہ قرآن پاک حقیقتِ محمدی ہے۔ اللہ کے سوا اپنی ذات سے کوئی حقیقت نہیں ۔ ہر شے کی حقیقت وہی ہے لکھو لکھو میں لکھتا چلا گیا آپ بولتے گئے آخر میں فرمایا یہ میں" تیری نہیں میری نہیں" - یہ جو اللہ فرماتا ہے! فثمّ وجہ اللہ ، وھو معکم ، لاریب فیہ - یہ سب اس کا میں نے ترجمہ لکھا ہے - سبحان اللہ پھر جاگ گیا - تو ذہن میں مصرعے آتے گئے قلمبند کرتا گیا۔ آدھے ذہن سے اتر گئے"۔ ڈاکٹر شفیق سہروردی

روز الستوں صدیاں پہلوں کون ہا پردے دارؔ او میں ہم
کہیں کوں حُب اظہار دی ہوئی کہیں کیتا اظہارؔ او میں ہم

شمس قمر نہ عنصر مادہ کہیں کوں آیا خاص ارادہ
کُنتُ کنزاً کون ہا مخفی روز ازل دا یارؔ او میں ہم

عین کنوں اعیان ہا کیرڑھا، غین کنوں اکوان ہا کیڑھا
روح امثال تے جسم دے اندر کون ہا سر اسرارؔ او میں ہم

ناسوتوں جبروتوں ٹُریا ملکوتوں لاہوتی کیڑھا
طے کر آیا ست مراتب صورت وچ دلدارؔ او میں ہم

کون ہا کن فرماون والا کون پچھیں فیکون تھی آیا
کہیں آدم دا روپ وٹایا، ویس وٹا ہسکار او میں ہم

کہیں دے بت وچ کہیں روح پھوکی ہلچل تے آواز ہے کیندی
کون ہا ساجد کہیں کوں سجدہ کہیں دا ہا انکار او میں ہم

روز الستی والی وستی قول الستی کہیں کروایا
کہیں کیتا تے کہیں کروایا قالو بلیٰ اقرار او میں ہم

عرش اتے ہن کہیندے دیرے واحد ذاتوں ذات بسیرے
گھونگھٹ گھت تو فرش تے آیا میں ہم ساگی یار او میں ہم

وحدت جاں کثرت وچ آئی، جُمل جہان تے تھئی رُشنائی
اول آخر ظاہر باطن وجہ اللہ جیئو دھار او میں ہم

فی انفسکم ڈس کون الانا نحنُ اقرب کہیں دا ٹکانہ
کہیں دے اندر کون سمانا صاحب خود مختیار او میں ہم

کون ہا نوح طوفان سفینہ کون ہا موسیٰ طور تے سینا
کہیندے جلوے ساڑیا سینا طور اُتے گفتارؔ اومیں ہم

کہیں شریعت دی گانھڑی کھولی، انا الحق دی بولی تے بولی
کہیں کھیڈی ہائی خون دی ہولی، کون تھیا سنگسارؔ اومیں ہم

کربل دے وچ ساتھ کُہانا، دین متین کوں کہیں تے مانا
خنجر ہیٹھ رضا دا رانا، جنت دا سردارؔ اومیں ہم

کون ہا مجنوں قیس دیوانہ، لیلیٰ ناز ادا جانانہ
کون ہا بےخود تے مستانہ عشق تے عاشق زارؔ اومیں ہم

قاضی آ ڈس اپنی حقیقت
نہ پُچھ عشق دیاں باتڑیاں
روز نویاں ہن ڈاتڑیاں

عشق خراب کریندا خانہ
جہیں گھر پاوے جھاتڑیاں

شہر خواری تے بدنامیاں
سُوکھڑیاں مرجاتڑیاں

سوز فراق الم جگراتے
آؤکھیاں گزرن راتڑیاں

سینہ ساڑ کرن چھائی کیری
برہوں بھاہ چواتڑیاں

کناں کوں ہتھ لا لا روندے
جہیں جہیں اکھیاں لاتڑیاں

سر پھریاں رب کوں کریندے
گھاٹے جان زکواتڑیاں

اپنے من دے مندر اندر
عاشق پڑھن صلاتڑیاں

تاک ولا تے بُہن نمانڑے
اندروں کھول تے تاکڑیاں

ناحق بے خود کرتے کُوٹھے
ناز نگاہ دیاں کاتڑیاں

مسارلیو ہجر دی کانی ' جانی ۔ جانی جوانی بیت گئی
درشن کارنْ ترسن اکھیاں ۔ اللہ کتھوں آنی جوانی بیت گئی
کلہھڑا چھوڑ ستے ول نہ آیوں، ریت نی چولستانی جوانی بیت گئی
یار ایاز تنڈْ اہیں ملسی تھی فارغ ڈْوہیں جہانی جوانی بیت گئی

مدت تھئی نہیں یار آیا ' رب جاْنے کیوں نہ آونْی تھئی
لیسے اھنب پینڈْ کوں چا مُونْہ لایا نہ توں آیوں نہ ساونْی تھئی
نہیں کانگ بنیرے کوئی آیا ' لانہاں ترٹ گیاں کاں نہ کاونْی تھئی
آ جھوک ایاز تے لنگھ آ سئیں تیئیں خاطر خالی چھاونْی تھئی

تھئی عین ظہور تے نور رہکو پا یو گھونگھٹ ہجر دے ماریاں توں
کئی کھپ گئے مندر مسیتاں وچ لدھا لکھ نہ پوج پجاریاں توں
کِنہاں کشٹ اچ طالب مار ڈْتے آئے باز نہ پیر مکاریاں توں
ہائی مشک ہرن دے نافیاں وچ ودے سنگھدے بوٹیاں ناریاں توں
ہووے مُشک سچی مطلوب تیکوں پچھیں اٹکل باز شکاریاں توں
ایاز علی چنی کون رنگے بناں پونگر خاص للاریاں توں

برزمیں

" ز حالِ مسکیں مکُن تغافل ورائے نیناں بنائے بتیاں
کہ تابِ ہجراں نہ دارم اے جاں نہ نیند آوے نہ آویں پتیاں "

عشق ازلی اے بار باری بے خبر دل چا ستے رووے
دلڑی ترسے جانی آوے نین روندے رہا ستے رووے

سوز ہجراں سینہ ساڑے ویری ویڑھا آڑے پاڑے
سو کھپارے کئی پوارے دل خواری چا ستے رووے

انتظاری برہا ماری اکھ نہ لگدی رات ساری
کوئی سہیلی ڈکھ ڈوہیلی نال پلڑو پا ستے رووے

ہزار ڈکھڑے برود صدمے ما نہ ماسی اللہ راسی
کہیں کوں پئی اے جوشن تے میڈا حال سینے لاتے رووے

جسم و جاں پر نوک خاراں کہیں دے ساہ نتے جھٹ گذاراں
چہ کُنم مہجور نیناں ابرِ غم برسا تے رووے

یار مَن کیتے وسارے دشمناں کوں مل گئے وارے
ماں تُرٹ گئے آس چھٹ گئی جانی ول منوا تے رووے

ڈُھوڑ دہڑیاں میلے چھپرے ماس چُر گئے تن دا وپرے
جانی جانب پل نہ وِسرے کون جھٹ پرچا تے رووے

کونج تھورا لا سویرے ڈے سخی سرور دے پھیرے
میڈے واروں من تے منتاں پیر کوں منوا تے رووے

کانگ کندھیاں توں اڈر گئے بے وفا تھی نامہ بر گئے
کون چِٹھیاں چاپچاوے ولدی آنے آ تے رُووے

پیار دی جو سار کیتی کوئی کہیں دا یار کیتی
صاحب اسرار کیتی کُن فکاں سمجھا تے رووے

خود کوں بے خود مار جیندیں دشمناں کوں ٹھار جیندیں
میڈا دشمن کیوں وچارا منہ لکا شرما تے رووے

پُچھ نہ جانی سوز ہجراں تار دل دے ہلا نہ سانول
لہو لہو اے سینہ سوزاں لب اساڈے کھلا نہ سانول
وت بھریے ہِن نین ترساں وسا نہ اکھیاں رُوا نہ سانول
نال بے خود دے ڈھیر کیتی سارا جگ تاں کھلا نہ سانول

جھوک لڈ اگیوں پار، مُونجھاں مار گئیاں
سٹ ساکوں اُروار، مُونجھاں مار گئیاں

چھانگاں مال چراند نہ بھاوے، نہ توڑے نہ کھیس کچاوے
تُسڑے ڈُبھے ٹھار، مُونجھاں مار گئیاں

بُھل گئے لیپے پوچے سالہاں، مثل رنڈیپے جلکھ جلکھ جالاں
بھٹھ پیا ہار سنگھار، مُونجھاں مار گئیاں

روز الستی بیٹیم وِچھوڑے، رنگ پور کھادم دِھکڑے دُھوڑے
کر قالو اقرار، مُونجھاں مار گئیاں

شاہ رگ دے وچ لا کر جھوکاں، عرش مُعلیٰ ڈِسیو لوکاں
واہ تیڑے واہ پار، مُونجھاں مار گئیاں

شیخ مشائخ ڈِٹھیون رولے، پا کر ساوے پیلے چولے
کون پُچھاوے یار، مُونجھاں مار گئیاں

سن سن مٹھیاں مٹھیاں گالھیں، رُل گیاں ستیاں ہیر سیالیں
بےخود عاشق زار، مُونجھاں مار گئیاں

ج ، جوگی آکھدھ کوئی پھال میڈی تک بُرج تے ڈیکھ نصیب میڈا
کڈاں سخت گھڑی سروں ٹل ویسے کڈاں ٹلسے وخت رقیب میڈا
ڈھالا مار ڈسا کوئی وار ایجھا کڈاں ملسے آن حبیب میڈا
لکھ لوح تسخیر دی تختی کوئی بنٹے یار ایاز طبیب میڈا

سہرا شادی مبارک
حضرت مخدوم اویس علی چشتی صاحب
جہانیاں شریف مظفر گڑھ

حضرت اویس پاک سائیں ، سہرا چھکائی بیٹھے مِٹھل
چن چراغ چشتیاں ، شادی رچائی بیٹھے مِٹھل

بھینڑیں ، بھِرا تے یار سب ، قربان رِشتے دار سب
پاون پھلاں دے ہار سب ، رونق ودھائی بیٹھے مِٹھل

تنبو ، کناتاں لگ گیاں ، جڑ جڑ باراتاں سج گیاں
جانی جہانی پیر سب ، جھوکاں وسائی بیٹھے مِٹھل

جھنگ دے ملتان دے، ڈیرے غازی خان دے
پورے پاکستان دے، سنگتی سڈ ائی بیٹھے مِٹھل

خلقت پئی کھاندی کوفتے، زردے پُلا دم پوختے
قیمے، کبابے، سوختے، کھانے سجائی بیٹھے مِٹھل

صاحب سخی حاتم ادا، ماہِ لقا سہرا چھکا
ویلاں وسائی بیٹھے مِٹھل، ڈیندا ودھائی بیٹھے مِٹھل

حصہ دوم

(اردو)

منزلِ شوق میں میرے راہبر و راہنما بھی تم
رنج والم خوشی ہو تم، درد بھی تم دوا بھی تم

کُن فیکون ظہور تم ارض و سمائ کے نور تم
سرِ نہاں عیاں بیاں ظاہر و برملا بھی تم

جب سے پڑھا ہے لا اِلہ میرا وجود لا ہوا
سجدہ سجود ساجد و حمد و ثنائ دعا بھی تم

تم ہی کلیم و طور ہوں تم ہی کلام و ہمکلام
جلوۂ کوہِ طور تم، گونجی تھی جو صدا بھی تم

گاہے تمہی اویس ہو گاہے بلال و قیس ہو
گاہے جنونِ عاشقاں گاہے حسین ادا بھی تم

گاہے حُسینِ دین پناہ، کرب و بلا و ابتلاءؑ
گاہے سوار دوش بر احمدِ مصطفےٰ بھی تم

گاہے امینِ راز ہو گاہے حلاج فاش گو
گاہے جنید و دارکش قاضی بھی تم قضا بھی تم

تو جو نہیں تو میں کہاں جانِ جہاں ہو جاں مری
رمز و رموز آشنا جود و سخا عطا بھی تم

رند ہوں بخدا مگر بے خود ہوں بے خدا نہیں
تم ہی میرے ہو پیشوا یعنی کہ ناخدا بھی تم

ذاتِ الٰہی کی کبریائی نا کہ لاعلم ناقص صوفیوں کی انا

بِسرِ اسرار تھا میں کُن فیکوں سے پہلے
حدِ افکار تھا میں کُن فیکوں سے پہلے
خود ذکر درازِ کار تھا میں کُن فیکوں سے پہلے
حظِ پرکار تھا میں کُن فیکوں سے پہلے

الوہیت کی کبریائی نا کہ اپنی بندہ کی انا

محوِ تنویر تھا میں کُن فیکوں سے پہلے
ھُو کی تفسیر تھا میں کُن فیکوں سے پہلے
نقشِ دلگیر تھا میں کُن فیکوں سے پہلے
بے مثل تصویر تھا میں کُن فیکوں سے پہلے
مخفی جلوہء طور تھا میں کُن فیکوں سے پہلے

" بزمِ تقید میں کب ہوتی سمائی میری
لامکاں میں ہی تھی پنہائی میری
جوشِ محبت میں ٹوٹی تنہائی میری
نورِ محمد سے ہوئی ظہور خدائی میری "

وحدتِ ذات وجودے وصفاتے کردم
نقدِ جاں شان سے اک بساطے کردم

قرن ہا قرن ہا نورِ محمد صلِ علیٰ

صدیوں گونجی پرکیف صدا صلِ علیٰ

بہ انوارِ عجب آمد نورِ محمد صلِ علیٰ

اس نور سے ہوئی کل خلق ظہور محمد صلِ علیٰ

"سید و سرور محمد نورِ جہاں

مہتر و بہتر شفیع المجرماں "

یا نبی احمد قلندر کبریا

آقا و مولا و مرشد بے ریا

"پیرِ کامل صورت ظلِ اِلٰہ

پیر دید یعنی دید کبریا "

عیدگاہِ ما غریباں کوئے تو

انبساط عید دیدن روئے تو

قائم و دائم رہے یہ آستان

ہم گنہ گاروں پہ ہو تم مہرباں

من ایاز عاصیم آقا حضور

بخش دیجیے از نگاہ جامِ سرور

منقبت

سخی سرکار عبد اللہ قلندر شاہ زمانے کا
لگا سندھڑی میں ہے ڈنکا تمہارے آستانے کا

نبی احمد پیارے کا، شفیق احمد ہمارے کا
ہے تکیہ بے سہارے کا، سہروردی گھرانے کا

یہ دولت پور کی بستی ہے، مئے توحید سستی ہے
یہ دیتا سائیں دستی ہے، سخی پینے پلانے کا

عجب دستور دیکھا ہے، ہر اک مسرور دیکھا ہے
خدا کا نور دیکھا ہے، بھلا ہو آستانے کا

جو تیرے در پہ آتا ہے، وہ پل میں فیض پاتا ہے
عارف بن کے جاتا ہے، تو داتا ہے زمانے کا

اگھم کی بات پیاری سن، ارے قاضی ہماری سُن
جس نے میں نہ ماری سن، نہ سمجھا گُر منانے کا

شفیق احمد سُہر وردی، میری جھولی بھی پُر کر دی
کہے اصغر علی دردی، کرم تیرے بُلانے کا

کہے بات قلندر سچی، اک رمز پریم کی اچھی
سب پڑھ پڑھ ہو گئے کچی، نہ درویش بنے

کئی سمرن تسبی مالا، جا مندر مسیت شوالا
تن اجلا پر من کالا، نہ درویش بنے

پڑھ بید، قرآن تے گیتا، بنے پنڈت یا ملاں میتا
پر ترک وجود نہ کیتا، نہ درویش بنے

کئی برت رکھیں رہ بھوکے، لکھ پرچیاں مارن پھوکے
سب راہ فقر سے چوکے، نہ درویش بنے

کئی مچ مچا زرتشتی ، رہے کرتے آگ پرستی
ہوئی پاک نہ دل کی تختی ، نہ درویش بنے

کئی مانگت پھانک براگی، گھر بار تیاگ تیاگی
نہ لاگ پریم کی لاگی ، نہ درویش بنے

کئی نام رکھا لٹ دھاری، بنے سادھو برہمچاری
رہی من میں اٹکی ناری، نہ درویش بنے

کئی مر مر بھوک بھکاری، کریں کشف کرامت جاری
بن بیٹھے لوگ مداری، نہ درویش بنے

کئی گنگا پھریں نہاتے، کئی زم زم پیتے پاتے
کئی کاٹ مرے جگراتے، نہ درویش بنے

ہے راہ فقر انوکھ، گُر سچے دیوے ہوکا
گُر لوبھی دیوے دھوکا، نہ درویش بنے

کہے میراں بھیک سوالی، نہ بھیک رہے نہ مالی
نہ داتا دان سوالی، تب درویش بنے

نہ گرو رہے نہ چیلا، نہ ہجر فراق نہ میلا
رہا باقی احد اکیلا، تب درویش بنے

دسے بے خود صاف نیایا، جب جپ رہا نہ جاپا
ہوا تلپٹ سبھو سیاپا، تب درویش بنے

دلوں میں درد بھر دینا عنایت اس کو کہتے ہیں
جفا سہہ کر وفا کرنا کرامت اس کو کہتے ہیں

سجھا کر لا الہ جو بھی تجھے خود آشنا کر دے
وہی راہبر خضر جانو ولائیت اس کو کہتے ہیں

سجا کر یار کی تصویر دل میں، پوجتے رہنا
نمازِ عاشقاں ہے یہ عبادت اس کو کہتے ہیں

عبادت اپنی ہستی سے یا حوروں کی طلب زاہد
یہ غیر اللہ کے سجدے ہیں تجارت اس کو کہتے ہیں

اتر کر دل میں جو صورت بیگانہ کر دے دنیا سے
وہی صورت سدا پڑھنا تلاوت اس کو کہتے ہیں

ادائیں دیکھ کر دلبر کی دل پر حشر برپا ہو
خرد کے ہوش اُڑ جائیں قیامت اس کو کہتے ہیں

لٹا کر یار پر سب کچھ تہی دستی کی مستی ہو
یہی ہے "دل بدست آور" سخاوت اس کو کہتے ہیں

کسی کے عشق میں بے خود، خود اپنے سے گزر جانا
قلندر سر بکف سارے شہادت اس کو کہتے ہیں

دز دیدہ نگاہوں میں ہے کیا جادو خدا جانے
کسی کے دل پہ کیا گزری نگاہوں کی بلا جانے

لبوں پر نام نہ آنسو حکایت نہ شکایت ہو
اسیرِ زلف دیوانہ، ہے دیوانہ یہ کیا جانے

بتاؤں کیا تمہیں ناصح کہ کیوں بے چین ہوں اک بن
دلِ مضطر ہی بیتابی کو جب اپنی دوا جاتے

وفاداروں کا شیوہ ہے ستم سہہ کر وفا کرنا
وفا کیا ہے اسے کوئی بھلا کیا بے وفا جانے

میں آ ہوں کا پیام اگر صبا کے دوش پر ان کو
صبحدم بھیج دیتا ہوں صبا جانے ہوا جانے

خوشی سے چوٹ کھانے کا مزا یا کیفِ جاں سوزی
کوئی جاں سوز پروانہ یا کوئی دل جلا جانے

لٹا کر دونوں ہاتھوں سے قلندر رقص کرتا ہے
تہی دستی میں استغنا شناسا لاالہ جانے

محبت میں لُٹا دینا پالینا ہی ہوتا ہے
غرورِ علم تن پرور اسیرِ زر یہ کیا جانے

کرامت شیخ بن جاتی ہے ہر نادار کی غربت
بچارا سادہ پانی دم شدہ آبِ شفا جانے

جبینِ شیخ جی کا ہر شکن ہے دل شکن ایسا
ذرا تیور بدل جائیں تو طالب بددُعا جانے

خدا کی ذات کو ملنے کا تم کو خبط ڈالا ہے
کسی بے پیر مرشد نے جسے تو پیشوا جانے

تیری سادہ مزاجی میں بلا کا حسنِ ظن دیکھا
ارے بندے خدا کے سوچ بندہ کیا خدا جانے

بڑا بے ذوق ہے زاہد تو پیتا نہ پلاتا ہے
نہ تو مئے کا مزہ جانے نہ میخانے کی راہ جانے

وہ راتیں بادہ خانوں کی وہ باتیں کُن فکانوں کی
محبت کے فسانوں کی بھلا کیا پارسا جانے

فقط دو ہی قدم ہوتی ہے منزل خود شناسوں کی
مگر جب اپنی ہستی کو کوئی ٹھوکر لگا جانے

پتے کی بات کہتا ہوں تم اپنے آپ کو کھوجو
پتا جس کو پڑا اپنا وہ کیا اپنا پتا جانے

تجھے معلوم ہو جائے اگر اپنی حقیقت تو
ہوگا تو نہ تیری آرزو کیا تیری بلا جانے

مئے توحید پی کر جو دو عالم سے ہو بے گانہ
وہی بے خود شرابِ شوق آنکھوں سے پلا جانے

مسجد میں نہ مندر میں نہ جلسہ گاہ میں جاتا ہوں
فقیہہ و زاہد و پنڈت ہیں کیوں مجھ سے خفا جانے

ایازؔ اک بیش قیمت سا تجھے نکتہ بتاتا ہوں
تم اپنے آپ کو سمجھو خدا کیا ہے خدا جانے

جو جانے راز الستا، وہی صوفی ہے سرمستا

تھا کنت کنز خزانہ، از عدم وجود زمانہ
جو جانے اس کا معنی، وہ جانے حق کا رستہ

جو نفی اثبات کو جانے، پھر خود کو خود پہچانے
بن جائے اس کے معنی، وہ الف سے ہے سربستہ

کرے روشن جو من مندر، اور دوست دِکھاوے اندر
وہی بے شک مست قلندر، دے سودا دست بدستہ

کر بند ایاز کہانی، دے فقر کی خاص نشانی
ہو فارغ دو جہانی، دنیا سے برگشتہ

اک بھید اسرار نہانی ہوں
میں لاہوتی لاثانی ہوں

غوث قطب نہ جد ہماری
آدم ٹھہری جد ہماری
حادث ہوں نہ فانی ہوں
اک بھید اسرار نہانی ہوں

نام پڑا ہر نام ہمارا
معبد میں کیا کام ہمارا
نہ صوفی پیر گیانی ہوں
اک بھید اسرار نہانی ہوں

لامکانی دیس ہمارا
بشری جانو بھیس ہمارا
سیر سلوک امکانی ہوں
اک بھید اسرار نہانی ہوں

مرشد احمد پاک حضوری
جس نے علم پڑھایا نوری
واقف راز حقانی ہوں
اک بھید اسرار نہانی ہوں

میں سندھی نہ ملتانی ہوں
نہ گیتا وید کہانی ہوں
اک مصحف پاک ربانی ہوں
اک بھید اسرار نہانی ہوں

ایاز علی پی زہر پیالہ
مُوتو انت مُوتو والا
راز انا الحق دانی ہوں
اک بھید اسرار نہانی ہوں

کفر کی بستی میں ایماں کی درستی ہو گئی
اللہ اللہ بت پرستی ، حق پرستی ہو گئی

دل کے ویرانے سے باہر، میں خدا ڈھونڈا کیا
کُو بہ کُو یہ جستجو آوارہ گشتی ہو گئی

اس بتِ کافر کی پوجا ناصحا کیوں چھوڑ دوں
جس نے اللہ سے مِلایا ، پار کشتی ہو گئی

جامِ توحید خدا پی لو خدا کے عاشقو
میٔے کدۂ ناز کی میٔے خوب مستی ہو گئی

وہم کے بت توڑ ڈالے نکتۂ توحید نے
میری ہستی نہ رہی تو تیری ہستی ہو گئی

ساغرِ توحید پی کر شیخ یوں بدلے کہ پھر
مکتب و گھر چھوڑ بیٹھے ، ایسی مستی ہو گئی

اک جھلک حُسنِ ازل کی جب سے بےخود دیکھ لی
عقل پر اس کے جنوں کی بالادستی ہو گئی

مدھ پریم کی پی لو، گرو کلال کے گھر میں
دُکھ سُکھ بانٹ کے جی لو، سنتو پریم نگر میں

مکتی مارگ گر تم چاہو، سن لو سادھو سنت بھراؤ
ناحق من کو نہ الجھاؤ، زن زمین میں زر میں

قاضی مُلاں لاکھ سیانے، بات اگھم کی کوئی نہ جانے
اندر کی جو ذات پچھانے، ہوا گیانی گھر میں

بن کے پھر ہوئے لٹ دھاری، بن کے جوگی برہمچاری
من میں رکھ کے لوبھ تے ناری، نفس پلیت کے شر میں

پہلے ست گر یار بنالو، درشن جاپ کا وِرد پکا لو
ناف کنول سے سانس نکالو سر ہے سارا ئسَر میں

کم کھاؔنا، کم بولے رکھنا، گُر کی بات کو تولے رکھنا
اندر کے پٹ کھولے رکھنا، رہنا ادب امر میں

جب نا سوتی گاگر پھُوٹی، اور قفس کی تالی ٹوٹی
تب درویش ہوا لاہوتی، پنچھی سیر سفر میں

ایک ہوا جب گُر سنگ چیلا، دونوں مر گئے ہو گیا میلا
پا جا ایسا راز مریلا، ڈوب کے من مندر میں

جس نے مانی گُر کی کہنی، اور فقر کی الفی پہنی
بے خؔود بن کر تہمت سہنی، لازم جان فقر میں

جوگی

تو مکھ پر گھونگھٹ ڈارے جگ حیران کرے
من موہن جوگی پیارے کیوں نہ مان کرے

اے حسن ازل بے چونی، تو رازِ ہے کُن فیکونی
آ رنگ پُر ڈالی دُھونی، کون پچھان کرے

بن کشن کنہیا ہولی، تو کھیلے آنکھ مچولی
ارے نٹ کھٹ تمری بولی، گم اوسان کرے

تو رانجھن جوگی ہیتا، جھنگ ہیر پہ جادو کیتا
وہی ہار کے بازی جیتا، جو سر دان کرے

کہیں لیلیٰ رُخِ جانانہ، کہیں مجنوں قیس دیوانہ
کہیں شمع کہیں پروانہ، سر قربان کرے

کہیں روپ عنایت دھارے، لا سیّد بُلھے کو لارے
پھر ہاتھ میں دے یکتارے، تو نچوان کرے

کہیں ارنی کہیں ترانی، کہیں یوسف قید کنعانی
کہیں مصر عزیز کی رانی، تلپٹ شان کرے

کہیں آنکھ میں کاجل ڈارے، دل چیر کرے دو پارے
اک تیر نجر کا مارے، جی ہلکان کرے

سچ پاک فرید بتائیں، جب پانچ سکھی مل جائیں
مل ست گر کی جس گائیں، جو فرمان کرے

سچ بُلھے شاہ فرماوے، جو مرشد کشٹ کراوے
وہ مفتا مغز کھپاوے، دور دھیان کرے

سچ کہے کبیر موالی، ڈُرے آپ کوں آپ نکالی
نہ بھیک رہے نہ مالی، جو بھگوان کرے

نہیں راہ رہا نہ اَؤکھا، ملا دُھوَ محکم ہو کا
جب پیر بھی دیویں دھوکا کیا انسان کرے

تیرا روپ سروپ نیارا کیا شُدھ بُدھ کو بِہارا
ہوا بے خود جب ونجارا، کیسا مان کرے

کن فکانی جناب خوب رہی
زندگانی جناب خوب رہی

کل کا مسجود آج ساجد ہے یہ کہانی جناب خوب رہی
اشک باری کسی کی فرقت میں شب سہانی جناب خوب رہی
ہم فقیروں پہ کیا نہیں گزری ناگہانی جناب خوب رہی
مر گئے ہم تو لوگ آ پہنچے گل فشانی جناب خوب رہی
ربِ ارنی صدائے موسیٰ پر لن ترانی جناب خوب رہی
ہر دو عالم ظہور ہے تیرا پھر نہانی جناب خوب رہی
نحنُ اقرب ہو ماورا بھی ہو یہ نشانی جناب خوب رہی
دشت کربل وہ تیر و تشنہ لبی میزبانی جناب خوب رہی
شام غربت وہ قید و آلِ نبیؐ پاسبانی جناب خوب رہی
قتل کر کے فریب کاروں کی نوحہ خوانی جناب خوب رہی
ہر زباں پر جناب کے نغمے بے زبانی جناب خوب رہی

دل میں بس کر فقیرؔ بے خود کے
لامکانی جناب خوب رہی

دل میں اک درد کا طوفان نرالا دیکھا
دشتِ ہستی کا بیابان نرالا دیکھا

لب پہ فریاد نہ ہو آنکھ سے آنسو نہ گرے
اے محبت ترا فرمان نرالا دیکھا

دین و دنیا کو محبت پہ لُٹا دیتے ہیں
خودشناسوں کا یہ ایمان نرالا دیکھا

چوٹ کھا کر جو گراتے ہیں ثمر کیا کہنے
یہ درختوں کا ہے احسان نرالا دیکھا

رند میخانے سے سرشار نکلتے دیکھے
شیخ مسجد میں پریشان نرالا دیکھا

جس کے لکھنے سے لکھاری کا کلیجہ نکلے
شامِ غربت ترا عنوان نرالا دیکھا

اِک چرچا ہے کہ بے خود کو خدا یاد نہیں
یہ خدا مست پہ بہتان نرالا دیکھا

میں نے کچھ شعر کہے دل کے بہل جانے کو
تم نے دیوان بھرے خلق پہ چھا جانے کو

کیسی چپ چاپ غزل ریت پہ مجنوں نے لکھی
سب کے دیوان پڑے گاتے ہیں دیوانے کو

کیوں شہیدوں کے نصیبوں میں نہیں گور و کفن
دے دیا تاج محل نام صنم خانے کو

لاکھ سجدوں کا ثمر مجھ کو سیاہ داغ جبیں
ایک سجدے سے شہادت ملی پروانے کو

تم مریضانِ محبت کو زہر دیتے ہو
ہم بھی دیتے ہیں دُعا تیرے شفا خانے کو

خود شناسی کا جیسے حرف پڑھا دیتے ہوئے خود
پھونک دیتا ہے وہ بے چارا کتب خانے کو

کس نے ہم کو کیسے لوٹا، کوئی کہانی یاد نہیں ہے
مت پوچھو رودادِ محبت کہنے کا ارشاد نہیں ہے

تیری جبیں سے زلف ہٹا کر میں نے تمہیں بے چین کیا تھا
تم کہتے ہو، تو سچ ہوگا، مجھ کو تو کچھ یاد نہیں ہے

تم سے مل کر ایک چبھن سی دل میں اٹھتی رہتی ہے
تم سے محبت یا بیماری کیا ہے مجھے ؟ دل شاد نہیں ہے

اپنا حال چھپا کر اکثر لوگ فسانے گھڑ لیتے ہیں
ورنہ لیلیٰ مجنوں رانجھن یا کوئی فرہاد نہیں ہے

جب تک ایک حسیں مکیں تھا دل میں ہر سو پھول کھلے تھے
وہ اجڑا تو گلشن اجڑا اور ہوا آباد نہیں ہے

تیری طلب میں جو بھی نکلا جاں لے گیا گم گشتہ ہو کر
تم ہی کہو کہ تیری راہ میں کون ہوا برباد نہیں ہے

عشق میں شکوہ کفر ہوا تو بے خود غزلیں کیوں لکھتے ہو
تیرا تو اک شعر بھی دیکھا شکوے سے آزاد نہیں ہے

غم نہیں درد کی شدت ہی نہیں
اب کسی دید کی حسرت ہی نہیں

دل سے تصویر اٹھائی تم نے
اب کوئی کیفِ عبادت ہی نہیں

یورشِ عشق بتا یہ کیا ہوا
جذبۂ شوقِ شہادت ہی نہیں

نہ ملو تم ایازؔ بےخود کو
یہ کوئی شرطِ محبت ہی نہیں

گلوں پہ قطرۂ شبنم نہیں ہے
شاخِ گل میں کوئی نم نہیں ہے

چمن کا حسن اُجڑا جا رہا ہے
ولیکن باغباں کو غم نہیں ہے

سنائیں واردات درد کس کو
فقیروں کا کوئی محرم نہیں ہے

ترے درشن کا سُر آلاپتا ہوں
مجھے آتی دِگر سرگم نہیں ہے

ہے قابل دید ان کی بے نیازی
وہ جن کے ہاتھ میں دِرہم نہیں ہے

کبھی دولت کی آنکھیں پھوڑ ڈالے
ابھی غربت میں ایسا دم نہیں ہے

خدا رکھے میرے احباب زندہ
حوادث کا مجھے کچھ غم نہیں ہے

میں کتنی صورتیں دل میں سجا لوں
دلِ بے خود کوئی البم نہیں ہے

زندگی بے کیف سی تھی دل لگی جاتی رہی
تم مِلے تو یوں لگا ساری کمی جاتی رہی

زندگی کو بیچ ڈالا بے خودی کے جام پر
ایک ہی ساغر سے دل کی تشنگی جاتی رہی

منہ چھپا کر شیخ جی کل میکدے میں آ گئے
احترامِ شیخ میں پھر روشنی جاتی رہی

جی اُٹھیں جب خواہشیں تو آدمیت مر گئی
آدمی کی آدمی سے دوستی جاتی رہی

محل میں محمل نشیں جب ہو گئی سجادگی
فقرِ حیدر، خانہ کا ہی، آگہی جاتی رہی

بیش قیمت اُجلی چادر شیخ جی نے اوڑھ لی
بے تکلف سادگی وہ عاجزی جاتی رہی

چشم تر سے بے خود سے پوچھا حال تو کہنے لگا
خود سے جب بے خود ہوئے تو خودسری جاتی رہی

تم سے مل کر عجب خمار رہا
مدتوں بھر جو برقرار رہا

دل ملا جس سے وہ کبھی نہ ملا
زندگی بھر اسی سے پیار رہا

دن گزرتے ہیں تری یادوں میں
شام ہوتے ہی انتظار رہا

دشمنوں میں کئی سلیقے سے
دوستوں کا نہ اعتبار رہا

ساتھ رہ کر بھی فاصلے نہ مٹے
تو رگِ جاں میں گو ہزار رہا

کن فکانی کی بات کس سے کریں
اہلِ دل کوئی نہ رازدار رہا

سوزِ ہجراں میں جل گئے عاشق
کوئی شعلہ نہ دُودِ نار رہا

اس کی تربت پہ گُل فشانی ہے
کل جو غربت میں اشکبار رہا

ایک بےخود ہے بادہ خوار ایسا
خم کے خم پی کے ہوشیار رہا

ہم در بدر پھرے ہیں وہ در نہیں مِلا
جہاں سر جھکا کے روئیں جی بھر نہیں مِلا

ہاتھوں پہ دل سجا کے ہم نے صدائیں دیں
کوئی مسکرا کے لوٹے ستمگر نہیں مِلا

برچھی تری نگاہ کی جس کے جگر میں اتری
رہا جاں بلب ہمیشہ جاں بر نہیں مِلا

کشف و کرامتوں کے دامِ خطر میں الجھے
وہ پیر جن کو کامل راہبر نہیں مِلا

وحدت میں تو ہے یکتا کثرت میں تیرے جلوے
فاینما تولو دیگر نہیں مِلا

بیگانہ از دو عالم کُٹیا نشین بے خود
وہ غم گسار بندہ پرور نہیں مِلا

زندگی ہے عذاب تورے بن
جیسے جھوٹا سا خواب تورے بن

بزم سُونی ہے میکدہ سُونا
بے مزہ ہے شراب تورے بن

جی جلاتے ، اداس کرتے ہیں
تورو جنت گلاب تورے بن

کیا کریں جی کے تیرے دیوانے
مجھ سے خانہ خراب تورے بن

ہم نے بے خود فقیر بھی دیکھے
سینہ بریاں کباب تورے بن

درویش سوزِ عشق کے مارے کدھر گئے
وہ اللہ لوک سائیں بے چارے کدھر گئے

پربت بن چھپ گئے یا صحرا میں جا بسے
یا ہو گئے خدا کو پیارے کدھر گئے

ہر قصرِ خانقاہ میں اک پیر جلوہ گر ہے
فقیر خانہ کاہی، گوردوارے کدھر گئے

خواجہ فرید، سچل، کبیر جی و نانک
افلاکِ معرفت کے ستارے کدھر گئے

کیسے حالِ دل سنائیں، کہاں جا کے چین پائیں
نہ جھوک ہے نہ کٹیا ڈھارے کدھر گئے

سب کچھ لٹا کے یار کے قدموں میں رکھنے والے
جو ہار کر بھی جیتے وہ ہارے کدھر گئے

منجدھار میں ہے کشتی مسافر ہیں مضطرب
پتوار ہے نہ مانجھی، کنارے کدھر گئے

بے خود خدا گواہ ہے کوئی اہلِ دل نہیں ہے
کہاں جائیں غم کے مارے سہارے کدھر گئے

ڈاکٹر ایاز احمد ایازؔ سہروردیؒ کی مطبوعہ کتابیں

جھلک۔اردو نثر۔1966

ڈھیر برساتاں دے بعد۔منظوم سرائیکی تراجم (فیض، فراز، عمر خیام)1988

روح رہان۔منظوم سرائیکی ترجمہ شکوہ جواب شکوہ سن ندارد

پتھر نال ٹکر گن شیشے۔سرائیکی شاعری1994

دکھ کی گیتا۔منظوم سوانح عمری۔اردو1994

رجنا دیپ۔اردو شاعری1994

ترلے۔منظوم سرائیکی تراجم۔سائیں فیروز کی تصنیف ہاڑے+نمبر2 مع اضافہ1995

یارب یہ ہستیاں۔اردو نثر۔تصوف1997

شہرِ نثر۔اردو سرائیکی نثری تحریریں 2003

سروزِ ساربان۔دیوان۔اردو سرائیکی شاعری 2004 میر کلاں ادبی ایوارڈ(2004)

روح رہان مع اضافہ (منظوم سرائیکی ترجمہ شکوہ جواب شکوہ)۔تراجم، مقالات2004

گلریز۔منظوم سرائیکی، اردو ترجمہ مثنوی شمس تبریزؒ 2004

باغِ وحدت۔منظوم سرائیکی، اردو ترجمہ مثنوی بوعلی قلندرؒ 2004

سرائیکی وطیرے۔اردو، سرائیکی (زبان وادب کلچر پر مضامین وغیرہ) 2004

سسی نمانی۔سرائیکی میں لکھی گئی سید کلیم شاہ کی نظم سسی کے مرتب 2004

پیر فرید دا ڈس اے۔سرائیکی افسانوی مجموعہ 2004

الف الف۔اردو افسانے (افسانہ گلو بھوت پر DFP ادبی ایوارڈ2001-02) 2004

پیامِ عارفاں۔شعری، نثری تراجم اردو، سرائیکی2004

یہ باتیں تیری۔ملفوظاتِ مُرشد حضرت نبی احمد ناز قلندرؒ(1923-1993)2008

دیوان بے خود، اردو، سرائیکی شاعری 2013

ڈاکٹر ایاز احمد ایازؔ سہروردیؒ کی مطبوعہ کتابیں

جھلک۔اردو نثر۔1966

ڈھیر برساتاں دے بعد۔منظوم سرائیکی تراجم (فیض،فراز،عمر خیام)1988

روح رہان۔منظوم سرائیکی ترجمہ شکوہ جواب شکوہ سن ندارد

پتھر نال ٹکر گن شیشے۔سرائیکی شاعری1994

دکھ کی گیتا۔منظوم سوانح عمری۔اردو1994

رجنا دیپ۔اردو شاعری1994

ترلے۔منظوم سرائیکی تراجم۔سائیں فیروز کی تصنیف ہاڑے+نمبر2 مع اضافہ1995

یارب یہ ہستیاں۔اردو نثر۔تصوف1997

شہرِ نثر۔اردو سرائیکی نثری تحریریں 2003

سروزِ سارباں۔دیوان۔اردو سرائیکی شاعری 2004 میر کلاں ادبی ایوارڈ(2004)

روح رہان مع اضافہ (منظوم سرائیکی ترجمہ شکوہ جواب شکوہ)۔تراجم، مقالات2004

گلریز۔منظوم سرائیکی،اردو ترجمہ مثنوی شمس تبریزؒ 2004

باغِ وحدت۔منظوم سرائیکی،اردو ترجمہ مثنوی بوعلی قلندرؒ 2004

سرائیکی وطیرے۔اردو،سرائیکی (زبان وادب کلچر پر مضامین وغیرہ) 2004

سسی نمانی۔سرائیکی میں لکھی گئی سید کلیم شاہ کی نظم سسی کے مرتب 2004

پیر فرید دا ڈس اے۔سرائیکی افسانوی مجموعہ 2004

الف الف۔اردو افسانے (افسانہ گلو بھوت پر DFPادبی ایوارڈ2001-02) 2004

پیامِ عارفاں۔شعری، نثری تراجم اردو، سرائیکی2004

یہ باتیں تیری۔ملفوظاتِ مُرشد حضرت نبی احمد ناز قلندرؒ(1923-1993)2008

دیوان بے خود، اردو، سرائیکی شاعری 2013

ریلوے اسٹیشن حسن ابدال